Registered

No. L. 89.

اخبار نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر (۲۱) مطبوعہ ۲۵ مئی ۱۹۰۰ء بروز جمعہ جلد (۲۸)

گلدستۂ اخبارات

مسٹر کروگر نے فارن کنسلوں کو اعلان کیا کہ جوہانسبرگ کی حفاظت کی جائے گی اور یہہ بھی کہا کہ اگر جنگ میں کسی جان یا مال کا نقصان ہوگا وہ ذمہ وار ہونگے + مسٹر کروگر اپنے قیدیوں کا تبادلہ چاہتا ہے۔ مسٹر کروگر نے لارڈ رابرٹس کو لکھا ہے کہ لڑائی روکدی جاوے اور کلونیل لوگ جو بوئروں کی طرف سے لڑ رہے ہیں ان کے ساتھ بدسلوکی نہ کی جاوے اگر منظور نہ کروگے تو جوہانسبرگ کی کانیں غارت کردی جائیں گی۔ جنرل رنڈل نے اطلاع دی کہ برٹش فوج نے تین مقامات سر کرلئے ڈرسیلر سفلیٹ۔ ٹرامل۔ کلوکولان۔ جنگ ٹرنسوال میں معلوم ہوا کہ نئی قسم کی توپیں نہایت سخت آواز کرتی ہیں۔ کانگو میں باغی شنکا کاسہ میں سامان رسد و جنگ پر قبضہ کر بیٹھے بڑے زور سے نکالے گئے + بہاولپور میں کالج کو توڑنے کا ارادہ ہے۔ اہلکار لوگ انگریزی تعلیم کے قدرشناس نہیں ہیں دوآبہ کے لالہ کاشی رام۔ بی۔ اے۔ انجنیرنگ کی تعلیم پانے کے لئے ولایت روانہ ہوگئے + حضور وایسرائے نے خالصہ کالج کا مربی ہونا منظور فرمایا۔ خالصہ کونسل کو مشکور فرمایا + حضور لیڈی کرزن صاحبہ نے شملہ میں لیڈی ڈفرن فنڈ کا جلسہ نہایت شان و شوکت سے کیا + مہاراجہ سر پرتاب سنگھ صاحب بہادر کشمیر میں تشریف لائے ہوئے ہیں +

پنجاب میں خیراتی کاموں پر ۱۶۶۵۹۰ لوگ گذارہ کرتے ہیں + ماہ فروری میں پنجاب میں ۷۰۸۹۱ بچے پیدا ہوئے اور فوتیاں ۱۸۹۴۵ + پادری رابرٹ کلارک صاحب کسولی میں خداوند یسوع مسیح میں سو گئے + ملتان میں ایک فوجی گورہ اپنے آپ کو گولی مارکر خودکشی کر بیٹھا + شہر بمبئی ۶۵ لاکھ مربع گز پر نیا بنایا جاویگا اور بافصل سوا تین کروڑ روپیہ خرچ کیا جائیگا۔ تیس میل کے نئے بازار ہونگے اور دو پارک ہونگے باقی باغات وغیرہ + حیدرآباد دکن کے شملہ والے مشہور مقدمہ کے مولوی یوسف الدین محبوب نگر کے ڈپٹی کمشنر مقرر کئے گئے + بلگاؤں سے ایسٹ یارکشائر نام گورہ پلٹن بوئر قیدیوں کی حفاظت کے لئے سیلون بھیجی جاوے گی + چکراتہ میں فوجی گوروں کو خالص مکھن بہم پہنچانے کو ڈیری فارم قایم کریں گے + سرحدی علاقہ فرقہ شیرانی میں حکم ہوا کہ سلسلہ تار مقام ادرا ژندہ تک توسیع کیا جائے + سیلون کے مسٹر لیمسوائر ناجائز موقوفی کے لئے ایک لاکھ کا دعویٰ سرکار پر کرتے ہیں۔ پریوی کونسل میں اپیل ہوگا + اندور میں باری بازار میں آگ لگی ۴ عمارتیں جل گئیں۔ مہاراجہ اندور بھی موجود تھے + بنارس میں گنگا کے ڈفرن نام پل پر ریلوے کی طرف سے گیس کی روشنی کا بندوبست ہوگیا + بوئر قیدیوں کے لئے مکانات بنانے کو چار لاکھ روپیہ سررشتہ تعمیرات کو عطا ہوا ہے + بہاؤنگر جوناگڈھ ریلوے پر ایک عجیب تجربہ ہوا۔ انجن چلانے کے لئے بجائے کوئلہ کے مٹی کے تیل سے کام لیا گیا + اعظم گڈھ میں مجسٹریٹ صاحب نے حکم دیا تھا کہ محرم میں کوئی ہندو باجا نہ بجائے۔ اس پر اعتراض ہوا + بنارس میں ۱۵ ہزار جلاہوں نے بصدارت مولوی محمد ابراہیم جلسہ کیا کہ قواعد طاعون نامنظور ہیں اور کہ قواعد مذکور رسول اللہ کے احکام کے خلاف ہیں + ریاست ٹراونکور میں مناد راوقاف ۷۷۵۸ ہیں جن کی مجموعی آمدنی دو کروڑ سے زیادہ ہے + کانپور میں تحقیقات بلوہ سے متعلق روساے ایک دوسرے کے پیچھے ایک دوسرے کی غیبت کرتے ہیں کوئی کانگرس کوئی آریہ سماج کوئی گورکشنی کو آلودہ کرتا ہے + مسٹر وار برٹن صاحب بہادر پٹیالہ کے انسپکٹر جنرل پولیس کی خدمت عالیہ پر تشریف لے گئے جاتے وقت اہالیان لاہور نے ایک پر تکلف ایوننگ پارٹی دی + شملہ میں موسم سخت بارانی ہے اولے بھی برسے + چندہ قحط ہند کے لئے شاہ سیام نے بھی ۵ ہزار روپیہ بھیجا ہے + وزیر اعظم نیپال نے قحط زدگان راجپوتانہ کو تقسیم کرنے کے لئے ۱۴ ہزار من غلہ بھیجا + قحط زدگان کاشتکاروں کو مویشی و تخم کے خریدنے کے لئے گورنمنٹ ہند نے ۵۷ لاکھ بطریق قرضہ کے تقسیم کردیا + نظام گورنمنٹ نے ۸۰ لاکھ کا قرضہ بینکوں سے ۵ فیصدی سود پر لیا ہے + منگیر میں عید قربان کے بلوہ کے متعلق ۱۳ ملزم دورہ سپرد ہوئے + ایک واردات طاعون چھپانے پر ایک دیسی ڈاکٹر الیس شرمن پر بمبئی میں ۲۵ روپیہ جرمانہ ہوا +

ایڈیٹوریل نوٹس

پادری ای ایم ویری صاحب ڈی ڈی - ایڈیٹر
پادری این برجداس حستا، پنڈت رامانند حستا، اور منشی عالم اسسٹنٹ ایڈیٹرز
پادری ایچ گولکناتھ صاحب، پادری غلام مسیح صاحب } ایڈیٹوریل
پادری طالب الدین حستابی اے، پادری پی سی اوپل صاحب }
پادری جی ایل ٹھاکرداس حستا، پادری نیل سنگھ صاحب }
پادری ایل پی رالیگتا، پادری کیدارناتھ صاحب متت } کارسپانڈنٹس

جنگ ٹرنسوال - اس خبر کو سنکر نہایت خوشی ہوئی کہ میفکنگ خلاص ہوگیا۔

بریں مژدہ گر جاں فشانم رواست
کہ ایں مژدہ آسایش جانِ ماست

برٹش قوم کی بہادری اور دلیری پر ہزار ہزار آفرین۔ ہماری بہادر اور دلیر برٹش فوج روز بروز برابر پیشقدمی کرتی جاتی ہی ہر روز ایک نیا مقام فتح کرتی ہی۔ بوئروں کے ہوش و حواس اُڑ گئے۔ جنرل بُلر صاحب نے گلنکو پر بھی قبضہ کرلیا۔ اور ٹرنسوال لئے بیگار سبرگ کو خالی کرکے بھاگ گئے۔ ڈورنگیسبرگ سے بھی بوئر لوگ گیارہ توپیں اور زخمیوں کے چھکڑے لیکر بھاگ گئے جس وقت جنرل بُلر نے ڈنڈی پر قبضہ کیا تھا تو یہاں پر کچھ مخالفت پیش نہیں آئی۔ یہاں پر چار ہزار بوئر اٹھارہ توپوں کے ساتھ تھے وہ ایک رات پہلے ہی یہاں سے کھسک گئے تھے۔ سر مائکل ہکیچ نے برسٹل میں تقریر کی کہ جنگ ختم ہونیکو ہی۔ یہہ بھی کہا کہ ہماری بحری طاقت میں اور بھی اضافہ ہوسکتا ہی۔ لیکن بری فوج میں مستقل بڑا اضافہ ہونا غیر ضروری ہی۔ بری طاقت کے اضافہ کے لئے ہم کو ملیشیا اور والنٹیر فوجوں سے مدد لینا واجب ہی ✽

صاحب پولیٹکل ریذیڈنٹ رومی عرب نے گورنمنٹ آف انڈیا کو اطلاع دی ہی کہ جو اشخاص سلطنت عثمانیہ کے ممالک کو جاتے ہیں اور اپنے پروانہ جات راہداری پر سفیر روم کا حکم ظہری بندرگاہ روانگی میں نہیں حاصل کرتے اُن کو سخت دقتیں پیش آئی ہیں لہذا ریذیڈنٹ ممدوح کی تحریر کے مطابق گورنمنٹ نے اعلان کردیا ہی کہ جو شخص روم میں باہر سے آویں اُنکے پاس ضرور ہے کہ ایسے پروانہ جات راہداری موجود ہوں

بلوۂ عام جودھپور یہاں واقعہ ۱۰ عشرہ محرم ۱۳۱۸ھ کو جو بلوہ ہوا اُسکی حقیقت یہہ ہی کہ آدمی بازار میں جو گنیش جی کا پیپل ہی جسپر سرور خاں کا تعزیہ موقوف ہوا تھا اسی جگہ میں رنگریزوں کا تعزیہ قدیم سے بنتا ہی اور ہمیشہ اس پیپل کے نیچے ہو کر آتا ہی جب یہہ تعزیہ وہاں آیا اسوقت میں بھی وہاں موجود تھا چند برہمنوں کی عورتوں نے مکانوں پر سے تعزیہ پر سنگباری کی۔ تب مسلمانوں نے گالیاں دینی شروع کیں اور اُنکو دھمکایا۔ اسپر سنگباری کی کثرت زیادہ ہوئی۔ یہانتک کہ تعزئے کا وہیں ڈھیر ہوگیا۔ تب مسلمانوں نے حملہ کرکے گنیش جی کی مورت کو کنوئیں میں ڈالدیا اور تمام پیپل گنیش جی کا بیخ و بن سے اُڑادیا اور بہت دیر تک منتظر رہے کہ برہمنوں سے شاید کوئی مقابلہ آرائی کریں مگر کوئی سامنے نہوا تب لوگ متفرق ہوگئے چند آدمی مسجد میں نماز پڑھ رہے تھے کہ پولیس آئی اور برہمنوں کو اشتعالک دلوا کر ایک منارہ کی مسجد پر حملہ کرایا۔ جو غریب کہ نماز پڑھ رہے تھے اُنکو سخت مجروح کیا اور خیلمل جی ولاؤجی و گنیش پرشاد جی و مرار دان جی و گلمخا نجی نے مسجد میں آگ لگادی اور کلام مجید و کتب احادیث و فقہ جو شہر خطیب صاحبوں کا یہاں رکھا تھا اسپر پیشاب کرکرکے انکی توہین کی اور مسجد شہید کردی پھر کیا تھا بلوۂ عام تھا غریب مسلمان میدان میں اور برہمن بام مکان پر مع حکام و پولیس سنگباری کرتے تھے صدہا مسلمان مقتول و مجروح ہوئے ابجا بجبھی دوچار جگہہ سخت چوٹ آئی آخر خدا خدا کرکے شام تک مع فساد ہوا اور رات کو تعزئے دفن ہوئے ✽

تار برقیات

میفکنگ ۱۷ مئی کو خلاص ہوگیا - لندن اور تمام صوبجات میں خوشی کا زبردست جوش چھایا ہوا ہی۔ تمام مکانات جھنڈیوں سے آراستہ ہیں بازاروں میں راستہ بند ہیں۔ جابجا سے خوشی اور مبارکبادی کے پیغامات پہنچ رہے ہیں + **واسرن** سے خبر آئی کہ جنرل رنڈل کلوکولن میں خیمہ زن ہیں دشمن مقابلہ پر ایک مضبوط ناکہ پر جا بجے عقب میں ناہموار ملک ہی + لارڈ میتھیون ہوپسٹاڈ پر قبضہ کرچکے + **سر جارج وایٹ** معہ لیڈی صاحبہ قلعہ ونڈسر میں حضور قیصرہ کے مہمان رہے اور کھانا کھایا۔ **لندن** میں روسی سفیر کی دخت کی شادی کے وقت دلہن کے نقاب میں آگ لگی فوراً بجھادی گئی + **برٹش** سلطنت کے تمام ممالک و نوآبادیوں کے لئے ایک آخری عدالت اپیل لندن میں قایم کریں گے + **جنرل** رنڈل نے کورنلنگس بیک پر قبضہ کرلیا اور لیڈی برانڈ بھی انگریزی قبضہ میں آگیا + **جنرل** ہنٹر ٹرنسوال میں داخل ہوگئے + **علاقہ** سمرنا میں بھی طاعون نمودار ہوا ہی + **روس** نے کوریا میں اُڑالیا + **چین** میں عیسائیوں کے خلاف بہت جوش پھیلا ہوا ہی۔ آخر مسیح کی انجیل غالب و کامیاب ہوگی + **بوئر** ڈلیگیٹ جو امریکہ گئے ہیں کہتے ہیں کہ ایک جنگ پرٹیوریا میں ہوگی + **وزیر** ہند نے شاہی انسٹی ٹیوٹ میں قحط ہند پر تقریر فرمائی + **بوئر** جنرل ڈیلاری نے میفکنگ پر برٹش فوج کو داخل ہونے سے کچھ روکا مگر ایک بوئر افسر کے بھاگ جانے سے رستہ ملگیا ✽

✽ غریب مسلمانوں کی نعشوں کا پتہ نہیں اور مجروح حوالات میں پڑے ہیں ہنود اپنے مکانات میں موج کرتے ہیں اس راج کی حمایت سے خوف ہی کہ مسلمان کہیں پھر شمشیر اسلام نہ چمکادیں کیونکہ ہنود کی راج حمایت کرتا ہی اسوجہہ سے لوگوں کے دلوں میں اسلامی جوش پھیل رہا ہی۔ راجپوتانہ گزٹ

بقیہ

اثباتِ ناطق

باب تیرھواں

مسیح کی تعلیم بالکل تعلیم نو ہی

البتہ بہت سے دُکھ و مصیبت انسانوں پر سزا کے طور پر نازل ہوتی ہی اور گاہے بگاہے اس کے گناہ کا بدلا اس ہی دنیا میں مل جاتا ہی۔ اور اکثر قوموں پر بھی خدا کا غضب نازل ہوتا ہی۔ لیکن مسیح نے ہم کو یہہ تعلیم دی کہ دُکھ و تکلیف ہماری ہی اصلاح اور فایدے کیلئے ہوتی ہیں یوحنا رسول یوں لکھتا ہی کہ "ہر ڈالی مجھ میں میوہ نہیں لاتی وہ اسے چھانٹ ڈالتا ہی اور ہر ایک جو میوہ لاتی ہی وہ اسے صاف کرتا ہی تاکہ وہ زیادہ میوہ لاوے۔" باغبان اپنی چھری سے تمام پژمردہ دالیوں کو کاٹ کر جلا ڈالتا ہی۔ یہہ تو گویا عدالت ہے — وہ اور دوسری نئی ڈالیوں کو اور صاف کرتا ہی تاکہ وہ اور زیادہ پھل لاوے اور یہی سزا کامل کرنے کے لئے ہی۔

بہت سی عمدہ صفتیں مثلاً صبر اور امید جو انسانوں میں ایسی مصیبت کے چاک کے نیچے پیدا ہوتی ہیں اور نہ صرف یہی کہ پیدا ہی ہوتی ہیں بلکہ بڑھتی بھی ہیں۔ کیونکہ اگر ہم اس حالت اور مصیبت میں خدا سے تسلی نہ پاویں تو کیونکر ممکن ہی کہ ہم دوسروں کی حالتِ غم دور دیں تسلی کے باعث ہوسکیں۔ مثلاً یہہ عمدہ اور خوبصورت کاغذ پہلے سب سے میلی اور گندی دجی ہوتا ہی لہذا دل پسند کاغذ بننے کے لئے ضرور ہی کہ پہلے وہ طرح طرح کی دواؤں میں تر کئے جائیں اور ان کے ساتھ بہت سی محنت اور جانفشانی کی جاوے اور سب سے آخر میں گرم توی پر ڈالی جاوے جہاں وہ خوبصورت کاغذ بن جاویگی۔ اسی طرح ضرور ہی کہ گنہگار انسان بھی تمام طرح کے دکھ اور مصیبت برداشت کرکے آخر میں برّے کے خون میں دھو دھلا کر پاک صاف ہو۔ خداوند مسیح نے پولوس رسول سے فرمایا کہ مصیبت پر فخر کرو کیونکہ مصیبت سے صبر اور صبر سے تجربہ کاری پیدا ہوتی ہی۔ خداوند کے غم زدوں میں بہت کم ہیں جو یہہ کہہ سکتے ہیں۔ قبل پولوس کے کہ سب چیزیں میرے لئے فایدہ بخش ہیں بلکہ بہت مثل ایوب کے یوں کہتے ہیں کہ سب باتیں میرے برخلاف ہیں۔ مسیح کے مدرسہ میں اس کے لوگوں کو مصیبت و تکلیف میں خوش ہونا سکھلایا جاتا ہی۔ مثل اس لڑکے کی جس نے بوجہہ نابینا ہونے کے خدا کا شکر کیا کیونکہ اس کی ضمیر روشن ہوگئی تھی۔ دیگر یہہ کہ مسیح نے نہ صرف خود انکاری کا مسئلہ سکھلایا ہی بلکہ خود اس پر عمل بھی کیا۔ اور وہ سبب جو اپنی جان بنی آدم کے لئے دینے کو تیار ہی دنیا کا کے نزدیک ایک بھید ہی جو بالکل ان کی عقل و گمان سے باہر ہی۔ مثلاً وہ خدا پرست مرد اور عورتیں جو مسیحی ملکوں سے ملک چین کے ناخدا شناس لوگوں کو برسرِ راہ لانے کے لئے وہاں جاتے ہیں اور بعد بسیار دُکھ و مصیبت آخر اپنی جانیں تک کھو ڈالتے ہیں۔ کبھی کوئی دنیادار اس بھید کو سمجھ نہیں سکتا۔ مسیح نے محبت کا یہہ نیا قانون سکھلایا اور کہا کہ میں تم کو ایک نیا حکم دیتا ہوں کہ ایک دوسرے سے محبت کرو جیسا کہ میں نے تم سے محبت کی۔ البتہ ایسی محبت تو ضروری و لازمی بات ہی۔

تھالس (Thales) جو ایک بڑا عمدہ اور عالم یونانی تھا اس کا قول ہی کہ میں خدا کا شکر کرتا ہوں کہ اس نے مجھ کو انسان پیدا کیا نہ کہ جانور اور کہ اس نے مجھے یونانی پیدا کیا نہ کہ وحشی۔ کیونکہ اہل یونان کے علاوہ وہ تمام خلق خدا جانور اور وحشی تصور کی جاتی تھی۔ اگرچہ قوم یہود نے اس قدر الٰہی تعلیم پائی تاہم اہل سامریہ سے صحبت اور یگانگت رکھنا بُرا بلکہ مکروہ سمجھتی تھی۔ اور اگر سامری پیاس سے جان بلب ہو تو بھی اس کو پانی پلانا حرام جانتی تھی۔ مسیح نے سب سے پہلے اس ہی تعلیم پر زور دیا اور فرمایا کہ انسانوں کو صرف بوجہہ اس کی انسانیت کے انس و محبت کرنا لازم ہی۔ اور اس تعلیم کو یہاں تک مشرح کیا کہ تمام بنی آدم کو ایک بھائی بندی کے مستحکم زنجیر میں باندھ دیا اور اسے پرانے حکم یعنے اپنے پڑوسی کو پیار کرو اُسے لفظ پڑوسی کے اعلیٰ درجہ کے معنے بتلائے۔

اگر اس کتاب کے ناظرین میں سے کوئی پوچھے کہ اچھا پڑوسی کے کیا معنے ہیں یا ہمارا پڑوسی کون ہی تو ہم اس کے جواب میں نیک سامری کی تمثیل جو لوقا کے باب ۱۰ آیت ۲۵ میں درج ہی پیش کرتے ہیں۔

سب سے مہذب اور تعلیم یافتہ رومی اور یونانیوں میں سے کسی نے یہہ تعلیم نہ دی۔ ذرا اس زمانے کے واقعات پر ملاحظہ کرو مثلاً غلامی کا دستور اور عمر رسیدہ والدین سے [illegible] درجہ بدسلوکی کہ بڑھاپے میں نکال دیا جانا اور فاقہ کشی کی تکلیف اُٹھاتے اُٹھاتے مرجانا اور اسیروں کا جو لڑائیوں میں گرفتار کئے جاتے ان کی تماشہ گاہوں میں شیر و بھالوؤں کا شکار کرایا جاتا تھا۔ مذکورہ بالا

دونوں قدیم اور قوی تر قوموں کے زمانہ پر غور کرو اس میں نہ کوئی یتیم خانہ پایا جاتا اور نہ کہیں شفا خانہ کا پتہ ملتا ہے۔ تمام افسوس ہے کہ اس پر بھی کور باطن لوگ کہتے ہیں کہ مسیح کی تعلیم سے رومیوں کا اصول اور رلاتانیوں کا فلسفہ کچا بہتر تھا۔ ذرا ملاحظہ کرو کہ جس وقت ہندوستان چین یا فارس میں قحط برپا ہوا اگرچہ ان ملکوں سے انگلستان اور امریکہ ہزاروں کوس دور ہے اور وہاں ہر طرح کا امن وچین ہے تاہم بیچارے قحط زدگاں کی گریہ وزاری کی آرزو اس عیش وعشرت میں ان لوگوں کے کانوں تک پہنچتی اور ان کے ہمدرد اور بامحبت دلوں کو ازحد بے چین اور بے آرام کردیتی اور ان کے منہ سے نوالوں کو نکالکر ان کے ہونٹوں تک پہنچا دیتی اور یونہیں ان لوگوں کے ملکوں میں روحانی قحط اور یافت کرکے بصد پیش ان کی مدد کو پہنچے۔ چنانچہ ہر پچاس برس کے عرصہ میں انگلستان کے وہ پارہ جگر اور نور بصر جن پر قومی بہبود اور ملکی بھلائی کا حصر ہے اور وہ عورتیں جن کی عفت وپارسائی شہرۂ آفاق اور جو تمام قوم کا فخر ہیں ہندوستان کی نجات کے لئے آئیں ان میں سے صدہا اس ملک کی گرم وادیوں اور پتھریلی زمین میں مدفون ہوئیں اور اپنی قوم کو اپنی جدائی اور اپنے ملک کو علیحدگی کا بے بیان رنج دیتیں۔ کیا ان قدیم قوموں میں بھی اس قسم کی محبت۔ ہمدردی اور جانفشانی کا کہیں پتہ لگ سکتا ہے؟ ہرگز نہیں ہرگز نہیں۔

اور یہی محبت ہے جو نہ صرف دوستوں ہی سے خوش سلوکی بلکہ دشمنوں کے لئے بھی بھلائی پر بھلائی کرواتی ہے ؛

※

”چوہا سیدن شاہ اور کٹاس“

پنڈ دادنخاں سے دس میل شمال کی طرف پہاڑ میں چوہا سیدن شاہ ایک مقام ہے۔ یہاں سیدن شاہ محمدی پیر کا مزار ہے اس کے چاروں طرف پہاڑ کا نظارہ سبزی کی بہار بے بہا خوشبو۔ باغات کی کثرت قابل دید ہے۔ گلاب کا پھول اس کثرت سے ہوتا ہے کہ لوگ دور سے آتے ہیں اور بے بوجھ پھولوں کا عرق۔ تیل۔ عطر وغیرہ کھینچ کر لے جاتے ہیں۔ ہر سال بیساکھی کے قریب جمعرات کے روز اس مزار پر بڑا بھاری میلہ ہوتا ہے۔ طرح طرح کی دکانیں لگتی اور دور دور سے زیارت کے لئے محمدی آکر چڑھاوا چڑھاتے ہیں۔ تیتروں اور بٹیروں کی لڑائی بے رحمی سے کرائی جاتی اور تماشبین دیکھکر بہت خوش ہوتے۔ اکثر دہقان کبڈی کھیل کر خوب راضی ہوا کرتے۔ جوا بازی بکثرت مگر افسوس کہ کوئی بھی ان کی اصلاح کی پرواہ نہیں کرتا۔ اور اس طرح بدی ان میں بڑھ جاتی۔ مسیحی لوگ ان برائیوں کے انسداد اور ان کی جڑ کو اکھاڑنے کے لئے بکوشش تمام سالہا سال سے وہاں جاکر خداوند کا کلام سُناتے اور ہر طرح سے سعی میں رہتے کہ کسی طرح سے لوگ شیطان اور اس کی کرتوتوں سے کنارہ کش ہوں۔ چنانچہ دو سال سے متواتر جہلم ضلع سے باوا جمیل داس صاحب اور قاضی اسمٰعیل خاں صاحب اور بھیرہ پنجاب سے راقم جایا کرتے ہیں تاکہ ان کی اخلاقی اور روحی اصلاح کریں ان کو یقین دلاویں کہ بت پرستی اور قبر پرستی خدا کو پسند نہیں سو چاہیئے کہ سچے خالق کی پوجا اور عبادت کرو اور ان کو سمجھاتے سُناتے کہ تم جنہوں نے خدا کی سچائی کو جھوٹ سے بدل ڈالا اور بنانے والے کی نسبت جو ہمیشہ ستایش کے لایق ہے اپنی بنائی ہوئی چیزوں کی زیادہ پرستش اور بندگی کرتے ہو۔ ایسی باتوں کو چھوڑ دو۔ ورنہ خدا کا غضب ضرور تم پر پڑیگا اور ہزاروں جانیں ہلاک ہونگی۔ نجات دہندہ تمہیں درمیانی ہوکر بلاتا ہے۔ جس نے اپنی جان کو دیکر تم کو خرید لیا تاکہ تم ایمان لاکر ہمیشہ کی زندگی پاؤ یقیناً تب تم بدی سے نفرت کروگے اور تمہارے ایمان کا اظہار۔ روح القدس کی راہنمائی سے محبت خوشی سلامتی۔ صبر خیر خواہی۔ نیکی اور ایمانداری۔ فروتنی۔ پاکیزگی یا پرہیزگاری وغیرہ وغیرہ ہوگا اس بات کو بھی جان لوگے کہ زمین میں مدفون سید شاہ کی زندہ المسیح کے سامنے کیا جرأت اور طاقت جو اُف کرسکے۔ کیونکہ وہ خداوند قدرت والا اور قادر مطلق اور یہہ محض زمینی۔ منادی کے شروع میں خداوند کی حمد میں گیت گائے جاتے اور محمدیوں کو دعوت دیتے کہ بغیر المسیح کے تم بچ نہیں سکوگے۔ ان میں سے کئی ایک محمدی مسیحی کتب کو شوق سے خریدتے اور اپنے دلوں میں ان کے مطالعہ سے حظ وفرحت حاصل کرتے ہوئے اپنے گھروں کو جاتے۔ اے ناظرین ہمیں یقین ہے کہ خداوند محمدی اُمت کو بچایا چاہتا ہے اس لئے کہ وہ اضحاق کے بھائی اسمٰعیل کی اولاد کہلاتے۔ خدا ان کو دانائی دیگا اور روح پاک بھی کہ وہ قایل ہوکر اس کو دیکھنے مسیح خداوند مانیں۔ کیا آپ ان کو اس ہفتہ کی دعاؤں میں یاد کروگے جنہوں نے میلوں میں مسیح کی دعوت کو سُنا ؟

ذرا ٹھہریئے۔ چوہا سیدن شاہ سے تھوڑے ہی فاصلے پر یعنے ۳ میل کے قریب ہندوؤں کا مقدس تیرتھ کٹاس راج ہے یہہ ایک خوبصورت پکا تالاب ہے۔

اسے امر کنڈ بھی کہتے ہیں اس کے قریب پکے گھاٹ بنے ہوئے ہیں بڑا پُر فضا قابلِ سیر مقام ہے۔ اسی مذکورہ بالا وقت یہاں بھی بڑا بھاری میلہ ہوتا ہے۔ ان دونوں جگہوں میں قریباً ۲۵ ہزار یا اس سے زیادہ بھی ہندو محمدی جمع ہو جاتے۔ ہندو مرد و مستورات گٹھریاں (؟) میں نہاتے ہیں اور فقیروں کو جو کچھ توفیق ہوتی ہے دیتے ہیں۔ بہت دور دراز کے لوگ صرف اشنان کی خاطر آتے اور بہت سا روپیہ خرچ کرتے۔ گویا وہ اپنے خیال میں اس ایک دن نہانے سے کئی پاپوں کا صاف ہو جانا خیال کرتے۔ اس دن اس تالاب میں اتنی میل ہو جاتی کہ پانی بالکل گندلا ہو جاتا تو بھی لوگ ظاہری صفائی کے خواہاں۔ اس کو کارِ ثواب خیال کرتے ہیں۔ وہاں اس کی تردید و توہمات کو رفع کرنے کے لیے دیانندی آریا سماجی دم بھرتے ہیں۔ بھلا اندھے کو اندھا کیا راہ دکھاویگا۔ تالاب کے اردگرد بدمعاش جوا بازی بکثرت کرتے۔ شراب نوشی کرتے۔ اور سینکڑوں لوگ وہاں اپنی روحوں کا نقصان کر کے گھروں کو واپس لوٹتے۔ ایسی حالت کے لیے بہت افسوس ہوتا ہے۔ خداوند کے چُنے ہوئے خادم اس کی بادشاہت کے پھیلانے میں یہاں بھی کمال دیانت داری اور جان نثاری و ثابت قدمی سے ان کی بُرائی ان پر ظاہر کرتے اور سمجھا دیتے کہ صرف ظاہری صفائی سے انسان پاک نہیں ہو سکتا جب تک اپنے دل کو پاک نہ کریں۔ خداوند فرماتا ہے "بغیر پاکیزگی کے کوئی خداوند کو دیکھ نہیں سکتا" ہم تو ہر روز صبح۔ دوپہر۔ شام کو اس ضرورت کو پیش کرتے اور اُس آبِ حیات کی ایک صاف ندی کی جو بلور کی طرح شفاف صاف اور خدا اور برہ کے تخت سے نکلتی ہے جس سے پوری صفائی اور زندگی ملتی ہے نہایت سرگرمی سے اس کی خبر دیتے رہے اسی طرح دس یوم اسسٹنٹ پاسٹر فرمان دین صاحب اور بابو گیلب بھی کلام کی خدمت کر کے خوشنود ہوئے۔

اس سال اس طرح کر کے خدا کے کلام کو بہتوں کو سُنایا اور پانچ کی چھوٹی جماعت "ہلیلویاہ" اور خدا کی تمجید کرتے۔ پچیس ہزار جانوں میں خوشی کی خبر سُناتے اور دشمن جو مباحثہ کرتے ان کو جواب دیتے۔ دیگر مسیح کے مخالفوں کا قافیہ تنگ کرتے رہتے۔ نہ زور نہ طاقت نہ علم و حکمت سے بلکہ خداوند کی روح پاک سے فتحمندی حاصل کرتے رہے اور پوری کامیابی سے اس کا کلام سُنایا۔ بھائیو۔ گنگا۔ جمنا۔ کٹاس وغیرہ وغیرہ تیرتھوں میں جا کر صرف اشنان کرنے سے ہی انسان پاک و صاف نہیں ہو سکتا بلکہ باطنی صفائی شرط مقدم ہے۔ اس دعوتِ عام کو قبول کرو کہ بغیر مسیح کے کوئی باپ (خدا) کے پاس جا نہیں سکتا۔ اور نہ ہی دلی پاکیزگی حاصل کر سکتا ہے۔ آپ دریافت کرو۔ خدا کو یہی پسند آتا ہے اس کی صدائے بشیر کو سُنو "اے تو جو سوتا ہے جاگ اور مردوں میں سے اُٹھ کہ مسیح تجھے روشن کریگا" افسیوں ۵: ۱۴۔

دراصل یہہ بھید بڑا ہے کہ مسیح تمہارے لئے موا اور اس کے خون کے غسل سے تم سب پاک ہو گے اور جتنے آویں ہو سکتے ہیں اور ہو رہے ہیں صرف ایمان لاؤ تو بچ جاؤ گے۔ ورنہ ہلاکت کا دروازہ کھُلا ہے۔ اے بے نہایت قدوس۔ کریم۔ رحیم خدا جنہوں نے تیرے بندوں کے ہاتھوں سے تیری دعوت کے اشتہار لئے یا سُنے ان کے لئے تیری دہائی دیتے کہ تو ان کے تاریک دل کو منور کر اور اپنی سلطنت ان کے درمیان قایم کر۔ اے واحد لاثانی خدا بت پرستی اور قبر پرستی اور ظاہری صفائی کے بندے انہیں چھُڑا اپنی پاکیزگی و سچائی و عدالت کی درست پہچان انہیں دے تاکہ تیری بادشاہت قایم ہو اور تیرے بندے نہایت سرگرمی سے اپنی محنتوں کی فصل کاٹیں۔ آمین۔

تواریخ دانی

پنڈت دیانند صاحب بانی آریا سماج

انسان کی جبلی عادات بہت ہی مشکل سے بدل سکتے ہیں اور جن میں تعصب کی بُو آ جائے وہ تو بصد کوشش نکلے تو نکلے ورنہ ناسور کی طرح ہمیشہ پھیلتا ہے۔ اور پھر گویا ایسی مہلک اور خطرناک بیماری بن جاتا ہے تو بہ ہی بھلی ہے۔ دماغ میں جب جاگزین ہوا تو عقل پر ایسا غبار چھا جاتا ہے کہ انسان نیکی و بدی میں کچھ تمیز نہیں کر سکتا دوسروں کی خوبیوں کو لوگوں کی طبائع سے رفع کرنے کی غرض سے کبھی جائز اور ناجائز کوششوں سے دریغ نہیں کرتا۔ بعض وقت تو یہہ دیدہ و دانستہ بنظر انتقام یا بایں غرض کہ فریق بالمقابل کامیابی حاصل نہ کرے ایسی چالیں چلتا ہے کہ جس سے لوگوں کی نظر میں فریق مقابل کی عزت اور وقعت جاتی رہے۔ مثلاً لوگوں میں مشہور کر دیا کہ لوگ فلانے شخص کی بابت یہہ بیان کرتے ہیں۔ اگر لوگوں نے کچھ پڑتال شروع کر دی اور دروغ ثابت ہوا تو کہہ دیا کہ دروغ اور راست بگردنِ راوی۔ اگر لوگوں نے غلطی سے تقلیداً سچ سمجھا تو مطلب دل بر آیا۔ یا اگر کسی محقق نے خون جگر کھا کر کسی شے کی تحقیقات کی تو جھٹ کہہ دیا کہ یہہ تو

تو ہماری کتابوں میں پہلے موجود تھی جیسے کئی گنوار کہدیا کرتے ہیں کہ افلاطون کا صرف ایک ورق انگریزوں کے ہاتھ آیا ہے جس کو پڑھکر یہہ انگریز اتنے لایق بن بیٹھے ہیں۔ **انجیل مقدس** کی پاک تعلیم کو دیکھکر جھٹ بول اُٹھتے کہ یہہ تعلیم تو پہلے ہمارے ویدوں میں موجود ہے۔ ٹھیک آج کل آریہ سماجیوں کی یہہ حالت ہے اور یہہ حالت ان کی نئی طبیعت کا اثر نہیں بلکہ اپنے مہرشی سوامی دیانند سرستی سے انہوں نے یہہ ملکہ حاصل کیا ہے جو کہ انگریزی فلسفہ کو کیٹ پٹ اور آج کل کی نئی نئی معلومات کا مخزن ویدوں کو قرار دیتے تھے۔ اگر کسی نے پوچھا کہ صاحب فلانا علم ویدوں میں موجود ہے تو فرمایا کہ ذرا اس علم کی تشریح کرو۔ جب تشریح کی گئی تو پھر وہ مشرح مسئلہ ویدوں میں نکل آیا۔ یہی حال ان کے شاگرد پنڈت گرودت کا تھا۔ وہ سوامی صاحب سے ذرا فوررس دماغ لیکر آئے ہوئے تھے۔ اکسیجن اور نائٹروجن اور ہیڈروجن اور کاربانک ایسڈ گیس بھی ویدوں کے منتروں سے نکال دیتے تھے۔ بھلا میکس مُلر اور مانیر ولیم۔ سا نیا جارج کا دماغ ایسا اعلیٰ کب ہو سکتا تھا۔ کہ وہ جو کچھ چاہتے ویدوں سے نکال لیتے۔ درحقیقت پنڈت صاحب ویاکرن کے بھوشن (زیور) تھے۔ معنے ایسے عمدہ کرتے تھے۔ گہزدگت کا مصنف موجود ہوتا تو ان کے مقابلہ میں میدان سے نکل جاتا اور یہہ فطرت آریا سماج میں ایسی متمکن ہوگئی ہے کہ ایک دس سالہ لڑکا آریا سماجی بھی چاروں ویدوں کی تشریح اپنی طبیعت کے مطابق کر سکتا ہے اور ایک اعلیٰ درجہ کے پنڈت کو ویدوں کے مضمون میں شکست دے سکتا ہے۔ علاوہ اور معلومات کے تواریخ میں پنڈت صاحب کا ایک ایسا مستند درجہ تھا کہ سبحان اللہ آپ بدھ مت کے آغاز میں ستیارتھ پرکاش اُردو صفحہ ۳۸۲ سطر ۱۲ پر یوں ارقام فرماتے ہیں "**بدھ مت کا آغاز**۔ سُنتے ہیں کہ اسی ملک میں گورکھپور کا ایک راجہ تھا۔ اس سے پوپوں (پنڈت) نے یگیہ کرایا۔ اس کی پیاری رانی کا سماگم گھوڑے کے ساتھ کرانے سے اس کے مرجانے پر۔ بعد ازاں تارک الدنیا ہوکر اپنے لڑکے کو سلطنت سونپ سادھو ہوکر پوپوں کی قلعی کھولنے لگا۔ بمنزلہ اسی کی شاخ کے چارواک اور الیانک مت بھی ہوا تھا" میں باادب تمام آریا سماجیوں سے درخواست کرتا ہوں کہ اگر انہوں نے کسی تواریخ میں ایسا دیکھا ہے تو کسی اپنے معتبر اخبار میں تحریر فرمائیں۔ ہم حیران ہیں کہ محض سُننے سُنانے کا عذر پیش کرکے پنڈت صاحب نے جو کہ بقول آریا سماج پورن یوگی اور مہرشی تھے مذہب بودہ کے پیشوا کے خاندان کی عزت اُتارنے میں کوئی کسر باقی نہیں رکھی جس سے پنڈت صاحب کی تواریخ میں بلند نظری اور آریہ فطرت کا پورا ثبوت ملتا ہے کئی دفعہ ذکر ہوا اور کئی ایک آریہ سماجی کہا کرتے ہیں خود تو وہ بڑے محقق تھے بہت سوچ بچار کرکے کام کرتے تھے۔ مگر نادان لوگ ان کو اکثر دھوکا دیتے تھے جیسا کہ امرتسر میں ایک سکھ نے ان کو دھوکا دیکر گرونانک صاحب کی عزت اُتروائی تھی۔ اگر عام لوگوں نے بھی پنڈت صاحب کی یہہ تقلید اختیار کی۔ اور تجاہل عارفانہ کو اپنا معاون بنایا تو گزارہ ہونا مشکل ہوجائیگا کیونکہ وہ بھی کہدیا کریں گے کہ ہم نے پنڈت صاحب کی بابت ایسا سُنا ہے۔

اب ہم نے مصمم ارادہ کیا ہے کہ پنڈت صاحب کے دفاتر کی جانچ پڑتال کرکے ذرا پبلک پر واضح کریں کہ آپ بڑے منصف مزاج تھے۔ اسی طرح جو کچھ **بائبل مقدس** کی نسبت آپ تحریر فرماتے ہیں وہ بھی ان کی تحقیقات کا حال بتلائیگا کہ آپ سچائی کا کہاں تک پاس کرتے تھے اور کیا کچھ سچائی ان میں تھی۔ خدا کرے کہ آریا سماجی لوگوں کی آنکھیں کھُلیں اور ہر ایک انسان جب تک کسی شخص کی بابت یقینی رائے قایم نہ کرے اس کے چال وچلن کی بابت نکتہ چینی نہ کرے اور نہ ایسا احسان فراموش ہو کہ جن لوگوں نے نہایت محنتیں کرکے کوئی نئی شئے دریافت کی ہے۔ اس کی بے قدری کرے۔ بلکہ مناسب ہے کہ دلی عزت وبزرگی اس کو دی جاوے تاکہ بلند حوصلہ ہو۔ ویدوں کی تعلیم کی **بائبل مقدس** کی تعلیم کے سامنے کیا وقعت وعظمت ہے۔ مقابلہ کرو اور دیکھو مقدس متی کی انجیل ۷: ۱ سے ۵ آیات تک۔

عیب نہ لگاؤ کہ تم پر بھی عیب نہ لگایا جاوے کیونکہ جس طرح تم عیب لگاتے ہو اسی طرح تم پر بھی عیب لگایا جائیگا۔ اور جس پیمانہ سے تم ناپتے ہو اسی سے تمہارے واسطے ناپا جائیگا اور کیوں اس تنکے کو جو تیرے بھائی کی آنکھ میں ہے دیکھتا ہے۔ پر اس کانڑی پر جو تیری آنکھ میں ہے نظر نہیں کرتا۔ یا کیونکر تو اپنے بھائی کو کہتا اس تنکے کو جو تیری آنکھ میں ہے لا نکال دوں اور دیکھ خود تیری آنکھ میں کانڑی ہے۔ اے **ریاکار** پہلے کانڑی کو اپنی آنکھ سے نکال تب اس تنکے کو اپنے بھائی کی آنکھ سے اچھی طرح دیکھ کے نکال سکیگا۔ جب یہہ حالت بنی نوع انسان کی ہو تو ضرور بہتان لگانا دور ہوگا اور سچائی کی فتح ہوگی اور یہی مسیحی مذہب کی علتِ غائی ہے۔ راقم۔ بی۔ اے۔ شرف

کسولی پر کرسچن پریم سبھا میٹنگ

پیارے ناظرین نور افشاں کو واضح ہو کہ ۱۲ تاریخ اپریل سنہ ۱۹۰۰ء کو شام کے وقت ایک میٹنگ بابو ایم۔ العزر کے مکان پر فراہم ہوئی۔ اوّل بابو عیسیٰ داس نے دعا مانگنے سے میٹنگ کا آغاز کیا۔ دوّم مسٹر نفتالی سالومن پریچر نے مکاشفات کے پہلے باب کی ۵ آیت پر نصیحت کر کے یہہ رائے پیش کی کہ کسولی میں ایک پریم کی منڈلی ہونی چاہئے۔ سو سب حاضرین میٹنگ نے کثرت رائے دیکر منظور کیا کہ بیٹھک یہاں پر پریم سبھا میٹنگ ہونی چاہئے۔ سوئم مسٹر این سالومن نے پیش کیا کہ ایک کمیٹی میٹنگ بھی مقرر ہونی چاہئے واسطے انتظام میٹنگ کے۔ سو چند بھائیوں نے اپنی اپنی رائے دیکر اور کثرت رائے لیکر بابو عیسیٰ داس کو سیکرٹیری مقرر کیا۔ بعد میں بابو عیسیٰ داس نے اور بھائیوں نے پیش کیا کہ ایک پریزیڈنٹ یعنے چیرمین بھی ہونا چاہئے۔ سو سب بھائیوں نے کثرت رائے دیکر مسٹر این۔ سالومن کو چیرمین مقرر کیا۔ بعد اس کے بابو عیسیٰ داس نے یہہ بھی پیش کیا کہ ایک خزانچی بھی ہونا چاہئے۔ سو سب بھائیوں نے اپنی اپنی رائے دیکر بابو۔ ایم۔ العزر کو خزانچی مقرر کیا۔ اور دو ممبر اور مدد کے لئے چُنے گئے یعنے بھائی جان اور بھائی جیکب۔ بعد میں میٹنگ کے لئے دن اور وقت مقرر ہوئے۔ یعنے سنیچر کا دن ساڑھے آٹھ بجے شام اور ہر مہینے میں دو دفعہ ہوا کریگی۔ سو پیارے ناظرین ایک میٹنگ ۵ تاریخ مئی کو فراہم ہوئی اور مسٹر این۔ سالومن نے پہلے قرنتیوں کے ۱۶ باب کی ۱۴ آیت پر نصیحت کی۔ جس کا مضمون یہہ تھا۔

تمہاری سب باتیں محبت کے ساتھ ہوں

نہایت عمدہ طرح سے بیان کیا۔ حاضرین جلسہ کا شمار ۲۰ تھا۔ بعد اس کے بابو عیسیٰ داس نے نظم انگریزی میں سُنائی جس کا مطلب یہہ تھا (جو کچھ کرتے ہو مضبوطی کے ساتھ کرو) بعد چیرمین صاحب نے برکت مانگ کر جلسہ کو رخصت کیا۔

علاوہ اس کے یہاں پر ایک پرہیزگاری کی بھی سوسائٹی قایم ہوئی۔ بتاریخ ۹ مئی سنہ ۱۹۰۰ء کو اول مسٹر این۔ سالومن نے لیکچر جس کا مضمون یہہ تھا (شراب پیکے متوالے نہ ہو بلکہ روح سے بھرجاؤ) دیا۔ بعد اس کے بھائی عیسیٰ داس نے کچھ بیان کیا اور دو آدمیوں نے دستخط کئے کہ آج سے ہم شراب وغیرہ نہ پئیں گے۔ علاوہ اس کے بعد میں پھر خدا کی تعریف میں غزل اور بھجن گائے گئے۔ حاضرین کا شمار قریب ۲۰ کے تھا۔ بعد میں بابو العزر صاحب نے اور چند بھائیوں نے دعا کی۔ اور جلسہ برخاست ہوا۔ پیارے ناظرین نور افشاں اور دیگر مسیحو آپ ان دونوں جلسوں کے لئے خدا سے ضرور دعا کیجیو تا کہ خدا ان پر برکت دے اور یہہ جلسے ہمیشہ قایم رہیں۔ اب سے ہمیشہ تک۔

دستخط چیرمین　　دستخط سکرٹری
این۔ سالومن　　عیسیٰ داس

راقم

عیسیٰ داس

تحصیل ترنتارن

یہہ قصبہ شہر امرتسر سے ۱۳ میل کے فاصلہ پر جانب جنوب واقعہ ہے۔ اس قصبے میں گرو ارجن پانچویں سجادہ نشین گرو نانک صاحب کا ایک مندر اور ایک پختہ وسیع تالاب تعمیر کیا ہوا مہاراجہ رنجیت سنگھ کا ہے۔ اس کے گوشہ شمال و مغرب میں ایک مینار بہت بلند کنور نونہال سنگھ کا بنایا ہوا ہے۔ کچھ بطور جاگیر متعلق تصرف اس مندر کے ہیں۔ بلحاظ آبادی کے یہاں جزامی پنجاب کے تمام شہروں سے اوسط سے ہیں سرکار انگریزی نے اس جگہہ شہر کے باہر جانب غروب ایک بھاری جزامخانہ بنوایا ہوا ہے۔ مگر تس پر بھی جزامی شہر میں آباد ہیں۔ یہاں پر ہر اماوس کو ہندو مختلف شہروں اور گاؤں سے اس تالاب میں نہاتے اور اپنے گناہوں سے اپنے عقایدٗ کے موافق مغفرت حاصل کرنے کے واسطے آیا کرتے ہیں۔ ممکن ہے کہ بجائے گناہوں کی معافی کے لوگ جزام کی بیماری یہاں سے لے جاتے ہوں کیونکہ جزامیوں کو اس تالاب میں غسل کرنے کی عام اجازت ہے۔ اس تالاب سے تخمیناً نصف میل کے فاصلہ پر جانب مشرق لب سڑک ایک گرجا ہے اس میں ہر صبح و شام بلا ناغہ بندگی ہوتی ہے جو گھنٹیاں عبادت سے پیشتر مسیحیوں کو جمع کرنے کے واسطے بجائی جاتی ہیں ان کی دلکش آواز نہایت ہی مرغوب معلوم ہوتی ہے۔ گرجا کے متصل ہمارے بزرگ پادری گلفرڈ صاحب بہادر کی کوٹھی ہے۔ اس میں نہر عموماً ہمیشہ رواں رہتی ہے۔ سبزہ زار گلاب اور دیگر اشجار میوہ دار کثرت سے پائے جاتے ہیں۔ صبح کو خوش الحان پرندے

اس باغ عدن میں اپنی راگنیاں اس مُسر سے الاپتے ہیں کہ اگر تان سین اب زندہ ہوتے تو ضرور انہیں بھی اپنے تان پر ندامت اُٹھانی پڑتی ؛

راقــــــــــــم
گنیش داس

پھُوٹ

ناظرین جانتے ہونگے کہ پھوٹ ہمارے ملک میں ایک میوہ ہی جو فصل ربیع کے وقت کثرت سے ہوتا ہی۔ اور اس کا نام پھوٹ اس وجہہ سے رکھا گیا کہ یہہ جب پک جاتا ہی تو ثابت نہیں رہتا بلکہ پھٹ جاتا ہی اور اس کے کئی ٹکڑے ہو جاتے ہیں۔ جہانتک مجھ کو ملکوں کی پیداوار کی معلومات ہی میرے خیال میں یہہ صرف اسی ملک میں پایا جاتا ہی۔ اگرچہ کھانے میں شیریں اور بے مزہ پھل ہی مگر یہہ گول مرچ کے ساتھ کھایا جاتا ہی ورنہ فوراً بیماری پیدا کرتا ہی اور انسان کو سخت مرض میں مبتلا کرتا ہی۔ اسی قسم کا ایک اور پھل ہی جس کے سبب سے اس سے بڑھکر بربادی ہمارے ملک میں ہو رہی ہی اور وہ بھی یہی نام رکھتا ہی یعنے آپس کی پھوٹ یا نااتفاقی یہہ اس ملک میں خاص طور سے وبائی مرض کی طرح پھیلا ہوا ہی اور بڑھتے بڑھتے اس درجے تک اس نے عروج پکڑا ہی کہ بادشاہتیں گم کروا دیں۔ خانماں کھوڑوا دیے خاندان برباد کر دیے۔ نسلیں تختۂ دنیا پر سے مٹا ڈالیں ننگ و ناموس کو خاک میں ملا دیا۔ ملک کو ذلیل اور کنگال بنا دیا۔ علم و ہنر اور تجارت کو خاطر خواہ ترقی سے روک رکھا۔ اور ہر صورت سے ملک کو گہری اور دھواں دھار تاریکی میں مبتلا کر رکھا ہی حُب الوطنی قومی بہتری اور ہمدردی وغیرہ وغیرہ کی باتیں تو گئی گذری تھیں۔ ایک گھر کے دو آدمیوں میں میل و ملاپ نہیں۔ بلکہ جدائی تکرار اور ناچاقی کے سبب سے اندر ہی اندر کینہ و بغض سے تنور جلتے اور غصے کی آگ کے شعلے بلند ہوتے ہیں۔ اور اس سب کے ساتھ حسد کی پُرجوش تار پھوٹ کے پھل کو اور بھی صدہا ٹکڑے کر ڈالتی ہی۔ یوں تو شاید کم و بیش دیگر ممالک میں بھی نااتفاقی پائی جاتی ہی۔ مگر جس درجے پر اُسکا اثر ہمارے ملک پر ہو رہا ہی شاید کسی دوسرے ملک میں نہ ہوگا۔ ایک ایک شخص مثل پھوٹ کے میوے کے پھٹا ہوا ہی۔ اتفاق کا تو نام نہیں صرف جدائی اور نفاق جدھر دیکھو اُدھر نظر آتا ہی۔ یہہ حالت حقیقتاً خوفناک ہی۔ اس کے کئی ایک سبب ہیں جو ذیل میں عرض کرتا ہوں،

اوّلاً۔ حق مذہب کا پیرو نہ ہونا۔ انسان کی اخلاقی زندگی دین کے اصولوں سے ہی نشو و نما پاتی ہی جبکہ دینِ حق انسان کو نہیں ملا تو کاذب دین یہہ ہی نتیجے پیدا کریگا جو سبب بربادی اور خرابی کا ہونگے سچّے مذہب کا یہہ ہی نشان ہی کہ وہ خالق سے اصلی رشتہ پیدا کر دیتا ہی اور ساتھ ہی بنی نوع انسان کے ساتھ میل و یگانگت کا رشتہ مضبوطی کے ساتھ قایم کر دیتا ہی۔ پر جھوٹا مذہب ضرور نفاق پیدا کرتا ہی۔

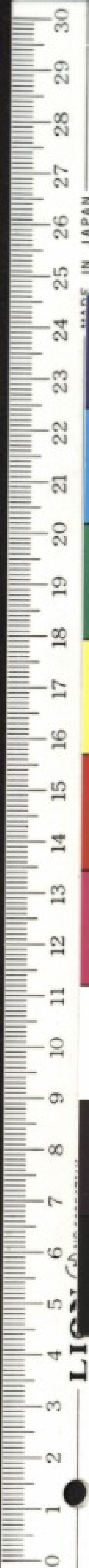
ثانیاً مختلف ذات کا ہونا۔ ذات کی بندش بلکہ سخت قید صرف ہندوستان ہی میں زنجیر آہنی کی طرح لوگوں کے گلے میں پڑی ہوئی ہی جس کے ساتھ وہ بُری طرح سے جکڑے ہوئے ہیں اور یہہ سخت بلا ہی جو ضد اور اختلاف کا بیج انسانی دل میں ایسی مضبوطی کے ساتھ بوتی ہی کہ جس کا اُکھیڑنا مشکل ہی اس لئے نفاق کی گہری جڑ اس ملک میں لگ چکی ہی اگر سینکڑوں ریفارمر مل کر کوشش بھی کریں کہ اسکو معدوم کریں تو یہہ صدیوں کا کام ہوگا۔

ثالثاً۔ جہالت کا ہونا۔ اظہر من الشمس ہی کہ جہاں جہالت ہی وہاں ہر قسم کی خرابیاں وقوع میں آوینگی اگرچہ کسی وقت علم و ہنر سے یہہ ملک عروج پر ہوگا۔ پر صدیوں سے اس کا میلان جہالت اور وہم پرستی اور زوال کی طرف رہا ہی جو ایک صاف نشان بربادی کا ہی اور اس سبب سے آپس کی پھوٹ کو بھی ترقی ہوئی ہی۔

رابعاً۔ سُستی کا ہونا۔ اگر کاہل الوجود لوگوں کا شمار کیا جاوے تو محنت والے لوگوں کے شمار سے کتنے گنا زیادہ ہونگے اور یہہ اُن کا خاص کام ہی کہ نفاق اور جدائی کی باتوں کو ایجاد کریں اور پھوٹ کے بیج کو بو دیں تو پھر بھلا اس کی فصل کیوں نہ بڑھے ؛

جب تک یہہ ملک اپنے خالق کی طرف نہ پھریگا اور حق مذہب کو اختیار نہ کریگا تب تلک اس کی حالت زیادہ تر رو بہ تنزل ہی رہیگی اور نااتفاقی اور پھوٹ اور اور بربادی کے سامان اس کو نقصان ہی پہنچاوینگے۔ پر اگر دین حق کو قبول کریگا تو صلح و سلامتی اور میل و ملاپ کا مزہ اس کو حاصل ہوگا جس طرح سے دیگر اقوام کو حاصل ہو رہا ہی ؛

راقــــــــــــم
جے۔ ایس
سیالکوٹ



خداوند مسیح کی آمد

اے - ایس شایق

خسرو انس وجاں کی آمد ہے
دولتِ جاوداں کی آمد ہے ٭
لو مسیحِ زماں کی آمد ہے ٭٭
مالکِ دو جہاں کی آمد ہے ٭
شاہ کون و مکاں کی آمد ہے

جس کا جلوہ ہے تا بعرشِ بریں
کاسہ بردار جس کا مہرِ مبیں ٭
جس سے روشن ہے شمعِ محفلِ دیں
جس کے محکوم ہیں سب اہلِ زمیں
اس شہِ آسماں کی آمد ہے

ہے منور سما سے تا بہ سمک ٭
نور پھیلا ہوا ہے دور تلک ٭
رقص کرتے ہیں اس خوشی سے فلک
تہنیت گا رہی ہے فوجِ ملک ٭
منجیِٔ مومناں کی آمد ہے ٭

خود بتایا یہہ کب رسولوں نے
پائے احکام جب رسولوں نے
ہے پیغام اب رسولوں نے
دی خبر جس کی سب رسولوں نے
اس شہِ مرسلاں کی آمد ہے

کفش جس کے فلک کا تاجِ سر
جو ہے روحِ خدا وہ پیغمبر
جو ہے سارے جہان سے برتر
جس کا ہمتا نہیں ہے کوئی بشر
اس وحیدِ زماں کی آمد ہے ٭

جو ملائک سے بڑھکے نیک صفات
رحمتِ ایزدی ہے جس کی ذات
جس کی بخشش کا ایک دم ہے حیات
جی اُٹھے مردہ سُن کے جسکی بات
ایسے معجز بیاں کی آمد ہے

چہرہ جس شہ کا ہے مہِ کامل ٭٭
ماہ دو ماہ جس سے ہے خجل
جس سے پرنور بزمِ کی محفل
جس سے روشن ہوا ہے خانۂ دل
اس مہِ دلستاں کی آمد ہے

قصر سے جس کے ہے ہے کمتر
فیض جس کا ہے تا بہ عالمِ زر
منزلت جس کی ماہ سے بڑھکر
مہر گردوں ہے جس کا ذرہ در
اس تجلی مکاں کی آمد ہے

کیوں لرزتے ہو مثل بید سفیر
رخِ تیرہ ہے اب سفید سفیر
تھی یہہ شایق کی بھی امید سفیر
دل شکستوں کو دوں نوید سفیر
شافعِ عاصیاں کی آمد ہے

برہمن نے سچ کہا

شہر بنارس کا ذکر ہے کہ ایک انگریز پادری منادی کر رہا تھا۔ دیر تک لوگ چپ چاپ سُنتے رہے۔ آخر کو ایک برہمن بول اُٹھا دیکھو یہہ لوگ کیا کر رہے ہیں۔ لوگوں نے جواب دیا کہ وہ منادی کرتے ہیں برہمن نے کہا یہہ تو سچ ہے لیکن صاحب کے ہاتھ میں کیا ہے۔ جواب ملا کہ نیا عہد نامہ۔ اس پر برہمن نے کہا۔ ٹھیک نیا عہد نامہ تو ہے لیکن نیا عہد نامہ کیا ہے۔ ٹھہرو میں تمہیں بتاتا ہوں یہہ انجیلی کلہاڑا ہے جس کو انگریزی دستہ لگایا گیا ہے۔ جب دیکھو وہ اس کلہاڑے سے کاٹتے ہی رہتے ہیں اور وہ کاٹتے کس چیز کو ہیں۔ ہندو مت کے شریف درخت کو۔ اس درخت نے ہندوستان کی زمین میں ہزاروں برسوں میں جڑ پکڑی ہے۔ اسکی شاخیں سارے ہند پر چھائی ہیں۔ یہہ بڑا شریف متبرک درخت ہے۔ لیکن یہہ لوگ ہر روز آ کر انجیلی کلہاڑے سے کاٹتے رہتے ہیں اور گو یہہ درخت بڑا مضبوط ہے پر ایک نہ ایک دن ضرور گر پڑیگا ؎

پادری صاحب نے جواب دیا کہ یہہ تو آپ نے درست فرمایا لیکن کئی دستہ ٹوٹ جاتے اور کئی بیکار ہو جاتے ہیں اور ولایت سے دستہ منگواتے اور اسے ٹھونکتے ٹھانکتے دیر لگ جاتی ہے۔

اس پر برہمن نے آہ مار کر کہا۔ ہائے اگر یہی صورت ہوتی تو درخت کو کچھ آرام ملتا اور وہ بچا رہتا لیکن اصل سبب کیا ہے۔ جونہی کوئی دستہ آپ کو ماندہ یا بیکار پاتا تو وہ کہتا ہے کہ اب میں کیا کروں۔ اب مجھ میں کلہاڑا چلانے کی ہمت نہیں رہی تو کیا کاٹنا ہی چھوڑ دوں۔ نہیں وہ درخت کی شاخوں کو دیکھکر کہتا ہے کہ ان سے عمدہ دستے بن سکتے ہیں۔ بس وہ فوراً کسی شاخ کو کاٹ کر دستہ بنا لیتا ہے۔ ولایتی دستہ نکالا جاتا اور دیسی دستہ اس کی جگہہ لگایا جاتا ہے اور پھر درخت کٹنا شروع ہو جاتا ہے۔ آخر کو یہہ درخت انہیں دستوں سے کٹ جائیگا جو اس کی اپنی ہی شاخوں سے بنائے گئے ہیں ؎

مسیحی ٭

٭ ٭ ٭

٭

پوشن

س - پوشن کون ہے؟

ج - یہہ بھی ایک سورج کا دیوتا ہے - لفظ پوش کے معنے پالنا - پوشن اناج وغیرہ کا پالنیوالا سمجھا جاتا تھا - رگوید کے مطالعہ کرنیسے معلوم ہوتا ہے کہ پوشن اپنی بہن سُوریا پر بہت عاشق تھا اس زمانہ میں پوش کی کوئی خاص پرستش نہیں ہوتی ◆

جم

س ۱ - جم کون ہے

ج - جم عالم ارواح کا راجہ ہے لیکن وید میں پہلے جم سورج کا ایک دیوتا معلوم دیتا ہے - بوسوان (آسمان) کے نطفہ اور سرنیو (صبح) کے رحم سے جم اور جمی ثانی دو بھائی بہن توام پیدا ہوئے - جم کس طرح سے عالم ارواح کا راجہ تصور کیا گیا اس سوال کے جواب میں مکس مولر Max Muller صاحب فرماتے ہیں کہ قدیم رشی لوگ مشرق کو زندگی کے شروع ہونے اور مغرب کو زندگی کے تمام ہونیکی جگہ خیال کرتے تھے - چونکہ سورج مشرق سے نکل کر مغرب میں غروب ہوتا یعنے زندگی کی راہ میں سفر کرکے عاقبت کی راہ دکھاتا ہے اس سے رشیوں نے سورج کو جم نام سے عالم ارواح کا راجہ قرار دیا ◆

س ۲ - پرانک خیال کے مطابق جم کون ہے؟

ج - پرانک خیال کے مطابق جم سورج کا بیٹا اور نرک کا راجا ہے اُسکو دہرم راج بھی کہتے ہیں اسلئے کہ وہ ہر ایک کی نیکی و بدی کا انصاف کرکے گنہگاروں کو دوزخ میں ڈالتا ہے اُس کے یہاں ۸۴ لاکھ نرک کنڈ ہیں جنمیں سے کسی میں آگ کسی میں گندگی وغیرہ مختلف اشیا ہیں اور جنمیں گنہگاروں کو اپنے اپنے اعمال کے مطابق سزا بھوگنی پڑتی ہے - کہتے ہیں کہ مرتے وقت جم دوت آکر روح کو لیجاتے ہیں اور وہ نرکوں کی محافظت بھی کرتے ہیں انکے ہاتھوں میں لوہے کے ڈنڈے ہیں جب کبھی گنہگار نرک کنڈ سے سر اُٹھاتا تو وہ اُس کو ڈنڈے مارتے اور پھر ڈبا دیتے ہیں - اور اور راجوں کی طرح جم راجہ کے پاس ایک کاتب بھی ہے - جس کو چتر گپتھ کہتے ہیں وہ ہر ایک کی نیکی اور بدی کا حساب رکھتا ہے اور جب انسان کے مرنیکا وقت پورا ہوتا تب وہ بتا دیتا ہے ہندو لوگ جم پوری کو دکھن کی طرف بتاتے ہیں - کنتی سے زناکاری کرنیسے جم سے یدہشٹر پیدا ہوا جسکو اسلئے دھرم پُتر یعنے دہرم کا بیٹا کہتے ہیں زمانہ حال کے ہندو لوگ جم کی پرستش تو نہیں کرتے پر جم کے نام سے ڈرتے ہیں ◆

اسون

س ۱ - اسون کون ہے؟

ج - اسون دیوتاؤں کا توام ہے - معلوم دیتا ہے کہ یہی سورج کے دیوتے تھے - وید میں ان کو نمتھ جوان اور بہت خوبصورت کہا گیا سنہری رتھ پر سوار ہوکے چلتے ہیں - یہہ بھی سوریا کے بڑے عاشق ہیں - زمانہ حال میں ان کی پوجا نہیں ہوتی پرانوں میں ان کو سورگی وید یعنے طبیب قرار دیا گیا - پانڈو راجہ کی دوسری رانی مادری نے ان کو بُلاکر زناکاری کی تھی جس سے نکل اور سہدیو دو بیٹے پیدا ہوئے ◆

اُوشا

س ۱ - اُوشا کون ہے؟

ج - اوشا پو کا نام ہے - رگوید میں یہہ ایک دیوی تصور کی گئی - سورج اس کا عاشق ہے - سورج اپنی سنہری کرنوں سے اس سے بغلگیری کرنے کے لئے نکل آتا ہے لیکن اُوشا اس کے آگے آگے بھاگی جاتی ہے - یونانی کتابوں میں پو کی نسبت اس قسم کی دلکش کہانیاں ہیں زمانہ حال کے ہنود اوشا کی پرستش نہیں کرتے ◆

پرجنیا

س ۱ - پرجنیا کونسا دیوتا ہے؟

ج - معلوم ہوتا ہے کہ پرجنیا اندر سے بھی قدیم دیوتا تھا - اس کا خاص کام بارش برسانا اور اناج پیدا کرنا تھا - یہہ کام پیچھے سے اندر کو منسوب کئے گئے - پرجنیا کے لغوی معنے بادل - رگ وید میں پرجنیا کے نام پر تین سکتہ ہیں - اس زمانہ میں پرجنیا کا نہ تو کوئی نام جانتا اور نہ اس کی کوئی پرستش ہوتی ہے ◆

وایو

س ۱ - وایو کونسا دیوتا ہے؟

ج - وایو ہوا کو کہتے ہیں - رگ وید میں اس کے نام پر چند سکتہ ہیں - پرش سکتہ میں لکھا ہے کہ وایو پرش کی سانس سے پیدا ہوا - وایو کا ذکر اکثر اندر کے ساتھ آتا ہے - اندر کے ساتھ وہ سوم رس پیتا اور رتھ پر سوار ہوتا ہے - اس زمانہ میں وایو کو ہندو لوگ پون دیوتا کہتے ہیں - کیسری نام ایک بندر کی بی بی انجنا کے ساتھ زناکاری کرنیسے پون سے ہنومان اور پانڈو کی



واقعات اور آرائیں

لارڈ رابرٹس کی پرہیزگاری۔ ایک انگریزی اخبار لکھتا ہے کہ لارڈ رابرٹس جو آج کل جنوبی افریقہ کے جنگ میں فیلڈ مارشل ہیں کئی برسوں سے ہر قسم کی شراب سے قطعی پرہیز رکھتے ہیں وہ جنگ میں بھی ٹھنڈی چائے میں تھوڑا لیموں کا عرق ڈالکر استعمال کرتے ہیں۔ یہہ چائے پیاس بجھانے کے لئے بہت ہی فائدہ دیتی ہے۔ لڑائی کے موقعہ پر سپاہیوں کے لئے بہت مفید ہے ۃ

کرسچن انڈیور کنونشن۔ انتظام ہو چکا ہے کہ ۱۴ جولائی سے ۲۰ جولائی تک انگلینڈ کے لندن میں کرسچن انڈیور سوسائٹی کی ایک بھاری کنونشن منعقد ہووے۔ چالیس ہزار اشخاص کی حاضری کے لئے بندوبست کیا گیا ہے جن میں سے کم سے کم پانچ ہزار امریکہ سے آئیں گے۔ یقین ہے کہ آسٹریلیا کی جانب سے بھی خاطرخواہ حاضری ہوگی۔ مدرسان اور بولنے والوں میں ڈاکٹر کلارک۔ ڈاکٹر لارمر۔ پادری پارکس۔ شیلڈن صاحبان کے نام ہیں۔ پادری ایف بی مایئر ان جلسوں میں میر مجلس رہیں گے ۃ ازمخزن

ایک برہمو اخبار کی رائے مسیحی مذہب کی نسبت۔ براہمو سماج کا اخبار یونٹی اور منسٹر اپنے ایک آرٹیکل بعنوان ”مشرقی خیالات“ بمقابلہ دیگر مذاہب کے مسیحی مذہب کی فضیلت کو ذیل کے الفاظ میں ظاہر کرتا ہے ”مسیح کے مذہب کے سوا کوئی ایسا مذہب نہیں ہے جو ایسے صاف اور واضح طور سے آیندہ کی زندگی اور اس کے جلال کی نسبت تشفی بخش یقین دلاتا ہو“ ۃ

جزیرہ فارموسا میں مشن کا کام۔ جزیرہ فارموسا ملک چین کے کنارے پر واقعہ ہے اس میں انگلش پرسبی ٹیرین مشن کا کام بہت پھیل گیا ہے۔ شروع ہی سے وہاں یہہ طریقہ جاری کیا گیا کہ کسی دیسی کو تقرری نہیں دی جاویگی جب تک کہ وہاں کی کلیسیا خود اس کے گذارے کی ذمہ وار نہ ہو جاوے۔ پہلے پہل تین چار کلیسیاؤں نے مل کے اپنے لئے ایک شخص کو چن لیا اس کے بعد آہستہ آہستہ ہر ایک کلیسیا میں ایک ایک شخص مقرر کیا گیا اور اس طرح سے کئی کلیسیائیں سیلف سپورٹنگ ہو گئیں ۃ

کوکب ہند لکھتا ہے کہ ”ناظرین اخبار میں سے کتنے آدمی ہیں جن کے گھر دو یا تین یا زیادہ بیٹے ہیں جن کے روزگار کے لئے باپ کو بڑی فکر ہے۔ ان کے فایدے کے لئے اس وقت لوہار کے کام کو پیش کرتے ہیں آج کل ہندوستان میں لوہار نہیں ملتے اور وجہہ اس کی یہہ ہے کہ دیس میں جو لوہار تھے وہ اکثر ریل کے نوکر ہو گئے اور فٹر بن گئے ہیں اور بہت کماتے ہیں۔ اگر ہندوستانی پادری اور منشی اپنے بیٹوں کو جو اس لائق ہیں لوہار بنانے کا انتظام کریں تو اُسکا نتیجہ اچھا ہوگا“

ہم اپنے مسیحی بھائیوں میں بچوں کو کسی کسبی پیشے کے سکھلانے کا عدم شوق دیکھکر بہت افسوس کرتے ہیں۔ مسیحیوں میں اب تک ہاتھ کے کام کو حقیر جاننے کا افسوسناک خیال پایا جاتا ہے۔ کسی قوم کی ترقی اس قوم میں نوکری پیشہ لوگوں کی تعداد کی زیادتی پر نہیں ہوتی بلکہ اس پر ہے کہ اس قوم کے اکثر لوگ آزادانہ طور سے ہاتھوں کی محنت کرکے اپنا کافی گذارہ کر سکتے ہیں کاشکہ مسیحی والدین میں بچوں کو صنعت و حرفت کے کام سکھلانے کا شوق پیدا ہووے ۃ

پچاس ساٹھ برس پیشتر جزائر فجی کے باشندے مردم خوار اور بُت پرست تھے اگر کوئی جہاز ان کے ملک کے کنارے پر ٹوٹ جاتا اور کچھ آدمی ڈوبنے سے بچکر ان کے ملک میں پہنچ جاتے تو ان کا لقمہ ہو جاتے مگر پچھلے پچاس ساٹھ برسوں میں مشنری صاحبان کی کوشش سے اُن لوگوں میں ایسی تبدیلی ہو گئی ہے کہ نہ صرف انہوں نے مردم خوری اور بُت پرستی کو چھوڑ دیا ہے بلکہ مسیحی ہو گئے ہیں۔ حال انہوں نے ہندوستان کے سخت قحط کا حال سُنکر یہاں کے باشندوں کے ساتھ اپنی مسیحی ہمدردی کو پندرہ ہزار روپیہ چندہ دیکر ظاہر کیا ہے۔ ان لوگوں کی ایسی عجیب و غریب تبدیلی سے صاف ظاہر ہے کہ مسیحی مذہب میں انسان کے مزاج کو تبدیل کرنے کی کیسی بڑی قدرت ہے ۃ

لوہے کے قلم کے ایجاد ہونے کے طریقے کا ذکر یہہ ہے۔ انگلستان کے برمنگھم شہر کا ایک سُنار تھا جس نے ایک روز کام کے بیچ میں اپنے باریک اوزار کو ایسا توڑ ڈالا کہ اس میں شگاف ہو گیا۔ اتفاقاً اُسی وقت ایک کاغذ پر دستخط کرنا پڑا۔ پر قلم ہاتھ نہ آیا۔ پس لاچار ہو کے اپنے اس اوزار سے نام لکھا دیکھا کہ قلم کی طرح کام کرتا ہے۔ پس اس کو خیال آیا کہ لوہے کے قلم بناوے ۃ

از کوکب ہند

دستور العمل اخبار نور افشاں لودیانہ

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر انگریزی ضمیمہ ۱۱ر
قیمت سالانہ اہل شہر سے معہ انگریزی ضمیمہ ۱۱ر
قیمت سالانہ معہ محصولڈاک بغیر انگریزی ضمیمہ ۱۱ر
قیمت سالانہ معہ محصولڈاک معہ انگریزی ضمیمہ ۲ر
قیمت دو کاپی یا اس سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام پر معہ محصولڈاک معہ انگریزی ضمیمہ فی کاپی ۲ر
بغیر ضمیمہ ۲ر

نوٹس

واضح رہے کہ کسی نئے خریدار کے نام اخبار نور افشاں لودیانہ بغیر قیمت پیشگی ارسال کئے جاری نہیں ہوگا پر صرف ایک دفعہ نمونہ کا پرچہ ارسال کیا جاویگا۔ جبکہ کوئی نیا خریدار اخبار لینے کی درخواست کرتا ہو اور نیز ارسال کسی خریدار کو تخفیف قیمت اخبار نہ ہوگی۔ اڈیٹر

لودیانہ۔ پیدائش مسلمان ۲۲۔ ہندو ۱۰۔ کل ۳۲ اور اموات مسلمان ۲۹۔ ہندو ۸۔ کل ۳۷۔ از ۱۳ مئی تا ۱۹ مئی ۱۹۰۰ء

زندگی کی مقدار

اس امر کی تحقیقات کے لئے کہ انسان کی عمر طبعی کس قدر ہے زمانہ قدیم او روسطی اور حال کے حکما اور اطبا بہت جد وجہد کر چکے ہیں۔ یونانی حکما کا اجماع اس امر پر تھا کہ ایک سو بیس سال عمر طبعی ہے۔ بفن کو دبر اور فلورنیس نے بھی اس امر کی تحقیقات میں کوشش کی ہے۔ اور معلوم کیا ہے کہ گھوڑے اور دوسرے اعلیٰ درجہ کے حیوانات کی زندگی کی مقدار کو اس زمانہ سے کچھ نسبت ہے جو ان کی سن بلوغ تک پہنچنے میں صرف ہوتا ہے۔ بفن صاحب کا قول ہے کہ انسان کہ جس کو چودہ سال کی مدت نشو و نما میں لگتی ہے اس سے چھ یا سات گنا زیادہ رہ سکتا ہے۔ یہہ خیال تو لاریب صحیح ہے۔ لیکن بفن صاحب کی نسبت کی مقدار شاید صحیح نہیں۔ انسان کے بچہ کو پورا پورا نشو و نما پانے کے لئے چودہ سے زیادہ سال بھی لگ سکتے ہیں۔ لیکن اگر ہم ۱۴ سال ہی مان لئے جاویں اور وہ اس سے سات گنا زیادہ زندہ رہے تو گل اٹھانوے سال جیا۔ جو کہ اگر صحت ٹھیک رہے تو اس عام انحطاط کے زمانہ میں بھی کوئی غیر معمولی عمر نہیں*

ایم فلورنیس نے بفن صاحب کے خیالات کی اس طور پر ترمیم کی ہے کہ تمام بڑے بڑے حیوانات جس قدر زمانہ کہ انہیں سن بلوغ تک پہنچنے میں لگتا ہے اس سے پانچ گنا مدت تک زندہ رہ سکتے ہیں مثلاً

اونٹھ سال تک بڑھتا رہتا ہے				تو ہم سال تک زندہ رہ سکتا ہے		
گھوڑا	۵	〃	〃	۲۵	〃	〃
بیل	۴	〃	〃	۱۵ یا ۲۰	〃	〃
شیر	۴	〃	〃	۲۰	〃	〃
کتا	۲	〃	〃	۱۰ تا ۱۲	〃	〃
انسان	۲۰	〃	〃	۱۰۰ یا زیادہ	〃	〃

مگر یہہ مقدار زیادہ سے زیادہ عمر کی ہے۔ لیکن اس میں ہمارے روزمرہ کے تجربہ کے مطابق بہت سے استثنا پائے جاتے ہیں۔ کئی لوگ ڈیڑھ ڈیڑھ سو کی عمر تک بھی پہنچ چکے ہیں۔ گو ان کی تعداد بھی بہت زیادہ ہو مگر ہم انہیں مستثنیات سے ہی شمار کرتے ہیں۔ انسان کی اوسط زندگی جو آج کل پچاس سال سے زیادہ نہیں رہی گرم ملکوں میں سرد ملکوں کی نسبت اور بھی کم ہے۔ انگلستان میں اعلیٰ درجہ کے لوگوں کی اوسط عمر پچاس سال تجارت پیشہ سوداگروں اور سخت کام کرنے والوں کی پچپن۔ مزدوری پیشہ لوگوں کے بیٹھے کارخانہ میں کام کرنے والوں کی ستر۔ انسان کی شائستگی اور نفاست اس کی عمر کو کم کرنے کے بہت سامان پیدا کر دیتی ہے۔ بحالیکہ سادہ زندگی میں عمر زیادہ ہو سکتی ہے*

ایک دوسرے ڈاکٹر نے تحقیقات دراز کے بعد معلوم کیا ہے۔ کہ وہ لوگ جو قوائے دماغی سے زیادہ کام لیکر ان کو باقاعدہ ترقی دیتے ہیں خصوصاً وہ فلاسفر جو نیچر کے مطالعہ میں اپنی عمر صرف کرتے ہیں یا نشست مثل طالب علموں کے اختیار کرتے ہیں عموماً بڑی عمر حاصل کرتے ہیں۔ اکثر مدبران ممالک و فلاسفر اور حکمائے یونان نے بڑی بڑی عمریں پائیں۔ نیز معلم و علمائے ہیئت و ریاضی مدبران بڑی عمر کے دیکھے گئے ہیں۔ اسکی وجہ یہہ ہے کہ جسطرح جسمانی قوائے نشو و نما پاتے اور بڑھتے ہیں اسیطرح باقاعدہ دماغی ورزش سے قوائے دماغی ترقی پذیر ہوتے ہیں اور چونکہ دماغ ہی جسم کا بادشاہ ہے۔ اور ہر حصہ بدن پر حکومت کرتا ہے اسوجہ سے صحیح اور مضبوط دماغ جسم کو بھی تندرست اور صحیح رکھ سکتا ہے۔ ماسوا اسکے وہ وہ لوگ بھی زیادہ عمر پاتے ہیں جو کھلی اور صاف ہوا میں جسمانی محنت و مشقت کرتے ہیں مثلاً کاشتکار۔ باغبان شکاری۔ سپاہی۔ ملاح وغیرہ پیشہ ور لوگ عموماً اس عمر تک پہنچتے ہیں جو انسان کیلئے قدرت

پادری ای ایم ویری صاحب۔ ڈی ڈی۔ اڈیٹر و منیجر اخبار نور افشاں کیواسطے امریکن مشن پریس لودیانہ میں۔ ایم۔ دائلی کے اہتمام سے چھپا*